تحریر: مولانا عبدالحق چوہان رحمہ اللہ

حضرت ابان بن سعید الاموی رضی اللہ عنہ

یوم دو شنبہ یکم ذوالقعدہ سنہ ۶ ھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض عمرہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا۔ تقریباً پندرہ صد مہاجرین و انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قریش مکہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے لڑائی کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کر دیا اور بطور مقدمۃ الجیش خالد بن ولید کو دو صد سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی جب ان جنگی تیاریوں کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ تبدیل کر کے مقام حدیبیہ تک پہنچ گئے۔ جو کہ مکہ مکرمہ سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ حدیبیہ دراصل ایک کنوئیں کا نام ہے۔ اسی مناسبت سے اس مقام کو بھی حدیبیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں قیام کیا اور خراش بن امیہ خزاعی کو اپنا سفیر بنا کر سرداران قریش کی طرف روانہ کیا کہ ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں، لڑائی اور جنگ ہمارا مقصد نہیں۔ جب یہ مکہ مکرمہ پہنچے تو مشرکین مکہ نے ان کو قتل کرنا چاہا، لیکن بعض لوگوں نے قریش کے اس ارادہ کو مکمل نہ ہونے دیا۔ یہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنانے کا قصد فرمایا لیکن مشورہ کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا نام تجویز کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بطور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر مکہ تشریف لے گئے۔ تو ابان بن سعید نے آپؓ کو پناہ دے دی۔ اور اپنے گھوڑے پر انہیں سوار کیا اور آپؓ سے کہا کہ آپ جہاں جانا چاہیں تشریف لے جائیں۔ اور کسی سے خوفزدہ نہ ہوں۔

حضرۃ ابان بن سعید صلح حدیبیہ کے بعد جلد ہی اسلام سے مشرف ہوئے۔ کیونکہ فتح خیبر سے قبل ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم میں روانہ کیا۔ اور حضرت ابان بن سعید مال غنیمت لیکر خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ صلح حدیبیہ اور فتح خیبر کے درمیان صرف تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ صلح حدیبیہ کے بعد جلد ہی اسلام لائے۔ سن ۹ ھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین سے معزول کر کے ان کی جگہ حضرۃ ابان بن سعید کو بحرین کے خشکی اور سمندری تمام معاملات پر عامل مقرر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حضرۃ ابان بن سعید بحرین کے عامل رہے۔ اس کے بعد جب حضرۃ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سریر آراء خلافت ہوئے تو آپؓ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ کے تحت شام کے محاذ جنگ پر روانہ ہو گئے۔ بعض مؤرخین کا قول ہے کہ آپؓ سنہ ۱۳ ھ کو اجنادین میں شہید ہوئے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۱۵ ھ کو آپؓ کی شہادت ہوئی۔

حضرت ابان بن سعید کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے "المصباح المضی" میں، حافظ ابو عمر بن عبدالبر نے "الاستیعاب" میں، حافظ ابن کثیر دمشقی نے "البدایہ والنہایہ" میں اور علامہ ابوالفتح محمد بن محمد، ابن سید الناس اندلسی اشبیلی نے "عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر" میں کاتبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کیا ہے۔ خاندانی اور قبائلی اعتبار سے ان کا تعلق قریش کے مشہور قبیلہ بنو امیہ سے ہے۔